سوال

(38) کاہنوں کی باتوں کی تصدیق کفر ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علمائے دین کیا فرماتے ہیں، اس مسئلہ کے بارے میں کہ کاہنوں کی تصدیق کرنا اسلام میں کفر ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام نے کاہنوں اور دجالوں کی مخالفت پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ ان لوگوں کو بھی گناہ میں شریک ٹھہرایا ہے جو ان کے پاس جا کر سوالات کرتے ہیں اور ان کے اوہام اور گمراہ کن باتوں کی تصدیق کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے:

قَالَ: «مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً»

''جو شخص نجومی کے پاس گیا اور سوالات کئے پھر اس کی باتوں کی تصدیق کی اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہ ہوگی، ایک اور دوسرے مقام پر آپ نے فرمایا:

«مَنْ أَتَى كَاہِنًا أَوْ سَاحِرًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

''جو شخص کاہن کے پاس گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ ہدایت سے کفر کیا۔''

کفر اس وجہ سے کہ نبی ﷺ پر ہدایت نازل کی گئی ہے کہ علم غیب اللہ وحدہ کے لیے ہے اور محمد ﷺ کو غیب کا علم نہیں ہے اور کسی اور کو تو بدرجہ اولیٰ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے:

قُل لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ... سورة الأنعام ۵۰

''آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف جو کچھ میرے پاس وحی آتی ہے''

قرآن کی اس صریح اور واضح ترین بات کو جاننے کے باوجود اگر ایک مسلمان اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ بعض لوگ پردہ ہٹا کر تقدیر کو دیکھ سکتے ہیں اور غیب کے رازہائے سر بستہ معلوم کر سکتے ہیں تو وہ اس ہدایت کے ساتھ کفر کرتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی، لہذا ان بین دلائل کے پیش نظر ان امور کا ارتکاب کرنا کفر اور شرک ہے اور کفر موجب خلود فی النار ہے۔ لہذا ایسے 'کفریہ عقیدہ سے فی الفور توبہ کرنی چاہیے۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ محمدیہ]

ج1ص229

محدث فتویٰ